بارودی سرنگوں سے پاک دنیا کی طرف گامزن لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ سے اقتباس

پاکستان

مئی 2003 سے اب تک اہم تبدیلیاں

پاکستان نے نومبر 2003 میں رپورٹ دی کہ اس نے اواخر 2001ء اور اوائل 2002ء میں بھارت کے ساتھ ملحقہ سرحد پر بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی صفائی کا 99فی صد کام مکمل کرلیا ہے۔حکومت کی طرف سے اس عرصے میں بارودی سرنگوں سے زخمی یا ہلاک ہونے والے افراد کو معاوضہ ادا کیا جارہا ہے۔پاکستان نے یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ وہ لبنان، سیرالیون اور جمہوریہ کانگو میں بارودی سرنگوں کی صفائی میں مدد دے رہا ہے۔پاکستانی مسلح افواج نے صوبہ بلوچستان میں اسلحہ ضبط کیا ہے۔حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ اسلحہ غیر ریاستی عناصر افغانستان سے پاکستان سمگل کررہے تھے۔ضد گاڑی بارودی سرنگیں اور دیگر جدید آتشیں دھماکہ خیز مواد قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف اور قبائلی تنازعات میں استعمال کیے گئے اور بلوچستان میں یہ واقعات زیادہ پیش آئے۔ 2003ء میں کمیونٹی موٹی ویشن اینڈ ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن (CMDO) نے کرم ایجنسی میں 38,734افراد کو بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم دی۔ پاکستان کے چاروں صوبوں میں 2003ء اور 2004ء کے دوران بارودی سرنگوں کے حادثات پیش آئے۔2003ء میں بارودی سرنگوں اور دیگر ان پھٹے اسلحے کے 138 حادثات پیش آئے۔

1999ء سے اب تک اہم تبدیلیاں

نومبر 2001ء میں بھارت کے ساتھ کشیدگی کے آغاز سے پاکستانی فوجوں نے وسط 2002ء میں تک بڑے پیمانے پر بارودی سرنگیں بچھائیں۔اس علاقے میں بارودی سرنگوں کی وجہ سے سویلین آبادی کا نقصان حفاظتی انتظامات کو سوالیہ نشان بناتے ہیں۔نومبر 2003ء میں

پاکستان نے بیان دیا کہ اس نے اپنے علاقے میں سرنگوں کی صفائی کا 99فی صد کام مکمل کرلیا ہے۔ پاکستانی حمایت یافتہ جنگجوؤں اور مبینہ طور پر پاکستانی فوج نے وسط 1999ء میں ہندوستانی کشمیر کے کارگل نامی علاقے میں سرنگوں کا بہت وسیع پیمانے پر استعمال کیا۔ان جنگجوؤں کے پاس پاکستانی ساختہ بارودی سرنگوں کی موجودگی کے الزامات بھی سامنے آئے ہیں۔ریاستی ملکیتی ادارے پاکستان آرڈننس فیکٹریز کی طرف سے تاجروں کے بھیس میں آئے ہوئے برطانوی صحافیوں کو نومبر 1999ء اور اپریل 2002ء میں بارودی سرنگیں فروخت کرنے کی کوششوں کی رپورٹیں بھی ذرائع ابلاغ میں آئی ہیں۔ پاکستان نے 9سال کا تاخیری عرصہ منتخب کرتے ہوئے کیمیائی اور روایتی اسلحے پر پابندی (CCW) کے ترمیم شدہ پروٹوکول II پر 9مارچ 1999ءکو دستخط کئے۔ پاکستان اپنے کم شدت کے ذخیرے کو کھوج لگ سکنے والے سرنگوں میں تبدیل کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ پاکستان ہاتھ سے نصب ہونے والے اور دور مار بارودی سرنگوں کی پیدا وار میں مصروف ہے۔ اگست سے دسمبر 2000ء تک ، کمیونٹی موٹی ویشن اینڈ ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن (CMDO) نے وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں پہلا جائزہ مشن مکمل کیا اور باجوڑ ایجنسی میں بارودی سرنگوں سے متاثرہ افراد کے کوائف جمع کئے۔

اس نے بارودی سرنگوں سے بچاؤ کا پہلا پروگرام اگست 2000ء میں شروع کیا۔2003ء کے اختتام تک اس نے 97664افراد کو بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم دی۔ ہینڈی کیپ انٹرنیشنل (HI) نے بلوچستان میں اکتوبر 2001ء سے جنوری 2003ء تک افغان مہاجر کیمپوں میں بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم مہیا کی۔کئی NGOs نے بارودی سرنگوں کے حادثوں میں زندہ بچ جانے والے افراد کی معاونت کی۔ بھارت اور افغانستان کے ساتھ سرحد پر بارودی سرنگوں کے واقعات پیش آئے۔2000ء سے 2003ء تک لینڈ مائن مانیٹر نے بارودی سرنگوں اور ان پھٹے اسلحہ کے 428 حادثات درج کئے۔

باردوی سرنگوں پر پابندی کی پالیسی

اسلامی جمہوریہ پاکستان نے ابھی تک بارودی سرنگوں پر پابندی کے معاہدے پر دستخط نہیں کیئے ہیں۔ پاکستان نے متعدد بار کہا ہے کہ بارودی سرنگوں کا استعمال اس کے دفاع کا ایک حصہ ہے وہ اس کے مناسب متبادل کی تیاری تک وہ اس پر پابندی کی مخالفت کرتا رہے گا۔[1]

اس کے ساتھ ساتھ پاکستان بارودی سرنگوں کے انسانیت کے خلاف منفی استعمال اوراس کے سماجی ومعاشی اثرات سے بخوبی آگاہ ہے اور وہ پوری دنیا سے اینٹی پرسونل مائنز کے مکمل خاتمے کے لیے کی جانے والی کوششوں کی حمایت کرتا ہے۔[2]

نومبر **2003**ء میں پاکستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ دنیا کو ہرقسم کے بارودی سرنگوں سے پاک کرنے کے کوششوں میں مدد دے گا۔[3]

بارودی سرنگوں کے کردار پراقوام متحدہ کے سلامتی کونسل کے اجلاس میں بحث میں حصہ لیتے ہوئے پاکستانی مندوب نے **2003**ے میں کہا ''بارودی سرنگوں کا عدم پھیلاؤ اور صفائی تنازعات کےحل کے لیے کی جانے والی کوششوں کا حصہ بنائے جانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پر ہیز علاج سے بہتر ہےاور امن کی بحالی کے لیے کی جانے والی کوششوں مین ان باتوں کوملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔[4]

پاکستان نے **1997**ء میں معاہدہ اوٹاوا کے سلسلے میں بات چیت کے اجلاس میں بحثیت مبصر شرکت کی۔ پاکستان **1996**ء سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بارودی سرنگوں پر پابندی کے حق میں ووٹ دینے سے احتراز کرتا چلا آرہا ہے جس میں **8** دسمبر **2003** کے قرارداد نمبر **58/53** بھی شامل ہے۔ پاکستان نے بارودی سرنگوں پر پابندی کے معاہدے کے ممبر ملکوں کے کسی اجلاس میں شرکت نہیں کی ہے اور انٹرسیشنل ورک پروگرام میں بھی شاذونادر حصہ لیا ہے۔ پاکستان نے فروری اور جون **2004**ء میں سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت نہیں کی ۔[5]

پاکستان نے روایتی ہتھیاروں پر پابندی **(CCW)** کے ترمیم شدہ پروٹوکوں **II** کی توثیق **9** مارچ **1999**ء کو کی اور اس پر عمل درآمد **9** سال تک مؤخر کرسکتا ہے۔ **(CCW)** کے ترمیم شدہ پروٹوکول **II** کے ممبر ممالک کے اجلاس منعقدہ نومبر **2003**ء میں پاکستان نے شرکت کی اور آرٹیکل **13** کے تحت اپنی رپورٹ پیش کی ۔ پاکستان کا خیال ہے کہ ترمیم شدہ پروٹوکول **II** ممبر ممالک کی دفاعی ضروریات اور انسانی فلاح و بہبود کے بارے میں صحیح توازن قائم کرتا ہے۔[6]

انٹرنیشنل کمپیئن ٹوبین لینڈ مائنز **(ICBL)** کی ممبر تنظیم سسٹین ایبل پیس اینڈ ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن **(SPADO)** نے **9** ستمبر **2003**ء کو پشاور میں لینڈ مائن مانیٹر کی رپورٹ جاری کی ۔اس رپورٹ کے اجراء پرکینیڈا کے ڈپٹی ہائی کمشنر نے غیرممبر ممالک پر زوردیا کہ وہ بارودی سرنگوں کے معاہدے پر دستخط کردیں۔اس رپورٹ کی خبر پاکستان کے تمام بڑے اخبارات میں شائع ہوئی۔اس مہم کی دیگر مصروفیات میں ''بارودی سرنگوں سے پاک دنیا'' کے عنوان سے ایک سیمینار کا انعقاد تھا جو یکم مارچ **2004**ء کو بارودی سرنگوں پر پابندی کے معاہدے کے پانچ سال پوری ہونے پر کیا گیا تھا۔جس میں ذرائع ابلاغ، سیاستدانوں، ماہرین تعلیم، سکول کے بچوں اور بارودی سرنگوں کے متاثرہ افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی ۔

پیداوار

پاکستان اینٹی پرسونل مائنز تیار کرنے والا ملک ہے۔**1951**ء میں قائم شدہ ریاست کے ملکیتی ادارے پاکستان آرڈننس فیکٹریز ماضی میں ہرقسم کے بارودی سرنگوں تیار کرتا آرہا ہے جن میں کم درجے کے پھٹنے والے مائنز **(P4MK2)** اور **(P2MK2)** اور دوقسم کے سمتی چھرے پھینکنے والے مائنز **P5MK1** اور **P5MK2** شامل ہیں۔ یکم جنوری **1997** کے بعد پاکستان آرڈننس فیکٹریز نے کھوج لگ سکنے والے ہاتھوں سے نصب ہونے والے اور دورمار بارودی سرنگوں کی تیاری شروع کردی جوخود بخود تباہ ہونے اور ناکارہ ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔[7]

پاکستان نے رپورٹ دی ہے کہ ان بارودی سرنگوں کی ترقی ، پیداوار اور استعمال میں CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول کے تمام فنی تقاضوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔[8]

نجی شعبہ کو پاکستان میں بارودی سرنگوں کی پیداوار یا تجارت کی اجازت حاصل نہیں۔[9]

تبادلہ

پاکستان نے اینٹی پرسونل کی برآمد پر 1997ء سے مکمل پابندی عائد کی ہے لیکن عملاً اوائل 1992ء سے کوئی برآمد نہیں ہوئی ہے۔[10]

پاکستان نے 25 فروری 1999ء کو جاری ہونے والی رپورٹ SRO No.123 (1) کے ذریعے بارودی سرنگوں کی برآمد پر پابندی عائد کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ایکسپورٹ کنٹرول طریقہ کار کے ذریعے اس پابندی کو یقینی بنایا جائے گا۔[11]

ماضی میں پاکستان بارودی سرنگوں کا برآمد کنندہ ملک تھا۔ پاکستانی بارودی سرنگیں افغانستان، اریٹیریا، ایتھوپیا، صومالیہ، سری لنکا، اور دیگر مقامات پر پائی جاتی ہیں۔ 1999 میں بھارت کے زیر انتظام کشمیر کے کارگل نامی جگہ میں مسلح گروپوں کے ہاتھوں پاکستانی ساختہ بارودی سرنگوں کے استعمال کا الزام لگایا گیا ہے۔[12]

جوائنٹ سٹاف ہیڈ کوارٹرز نے سختی سے اس الزام کی تردید کی۔[13]

یہ رپورٹ بھی آئی ہے کہ پاکستان آرڈننس فیکٹری کی انتظامیہ نے تاجروں کے بھیس میں آئے ہوئے برطانوی صحافیوں کو نومبر 1999ء اور اپریل 2002ء میں بارودی سرنگیں بیچنے کی کوشش کی تھی۔[14]

لینڈ مائن مانیٹر کی رواں رپورٹ کے عرصے میں پاکستانی مسلح افواج نے وہ اسلحہ اور بارودی سرنگیں ضبط کیں جو بلوچستان اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں غیر ریاستی عناصر

افغانستان سے پاکستان سمگل کر رہے تھے۔ 15 ستمبر 2003ء کو بلوچستان میں فرنٹیئر کور نے 109 اینٹی پرسونل مائنز اور 23 ضد گاڑی سرنگیں پکڑیں۔ بارودی سرنگیں جو زیادہ تر ضد گاڑی سرنگیں تھیں۔[15]

، بڑی مقدار میں اکتوبر 2003ء میں جنوبی وزیرستان اور اگست 2003ء میں کوئٹہ اور لورالائی میں برآمد کی گئیں۔[17]

بارودی سرنگوں کا ذخیرہ کرنا

پاکستان کے پاس بارودی سرنگوں کے ذخیرے کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ 2000ء سے لینڈ مائن مانیٹر نے اندازہ لگایا ہے کہ پاکستان کے پاس 60 لاکھ بارودی سرنگوں کا ذخیرہ موجود ہے جس کا منبع سینئر پاکستانی افسروں سے تبادلہ خیال ہے۔[18]

یہ دنیا کا پانچواں بڑا ذخیرہ ہے۔ حکومت نے ان اعداد و شمار کی کوئی تصدیق یا تردید نہیں کی ہے۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا ہے کہ 2001ء میں پاکستان کی طرف سے بارودی سرنگوں کے استعمال کی وجہ سے اس کے ذخیرے پر کتنا اثر پڑا ہے۔ پاکستان CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے تقاضوں کے مطابق اپنے کم دھاتی بارودی سرنگوں کو کھوج لگ سکنے والے سرنگوں میں تبدیلی کے لئے کام کر رہا ہے۔[19]

استعمال

لینڈ مائن مانیٹر کی رواں رپورٹ (مئی 2003 سے) کے عرصے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف اور قبائلی تنازعات میں بارودی سرنگوں اور دیگر جدید آتشیں ہتھیاروں کا زیادہ استعمال صوبہ بلوچستان میں ہوا۔ نیم فوجی دستے اور قبائلی پولیس جو گیس کی پائپ لائن کی

حفاظت پر مامور تھے۔ ان قبائلیوں کی طرف سے بارودی سرنگوں کے استعمال کا نشانہ بنے جو زمین کے استعمال کے سلسلے میں اپنا معاوضہ بڑھانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اگست 2003ء میں پنجاب اور بلوچستان کی سرحد پر گیس کی پائپ لائن کے دو محافظ جاں بحق اور 10 زخمی ہوئے۔[20]

ان کے خلاف بارودی سرنگیں استعمال کی گئیں۔[21]

لورالائی کے علاقے میں فرنٹیئر کور کا ایک اہلکار جنوری 2004ء کو بارودی سرنگ کے دھماکے میں جاں بحق ہوا۔[22]

جون 2004ء میں بلوچستان کے علاقے کوہلو میں قبائلی پولیس کے دو اہلکار جاں بحق اور تین زخمی ہوئے جب ان کی گاڑی ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔[23] علاقوں میں زیادہ تر ضد گاڑی بارودی سرنگیں استعمال کی گئیں۔

بارودی سرنگوں کا استعمال پاکستان کے قبائلی علاقوں بشمول باجوڑ، خیبر، مہمند، وزیرستان اور کرم میں ماضی کی طرح اب بھی جاری ہے۔ بھارت کے ساتھ کشیدگی کے دنوں میں پاکستانی افواج بڑے پیمانے پر بارودی سرنگوں کے تنصیب میں مصروف رہی جو دسمبر 2001ء سے جون 2002ء تک جاری رہی۔ حکومت کے اعلانات، بیانات اور CCW کے ترمیمی پروٹوکول II کے 2001ء کے رپورٹوں میں بارودی سرنگوں کی تنصیب کے کوئی شواہد نہیں ملے۔ تاہم CCW کے ترمیمی پروٹوکول II کے تحت نومبر 2003 میں جاری کی گئی رپورٹ میں یہ فقرے ملتے ہیں ''وہ سرنگیں جو کشیدگی کے دوران مشرقی سرحد پر بچھائی گئیں'' اور ''99 فی صد سرنگوں کی صفائی کا کام مکمل ہو چکا ہے''۔[24]

مارچ 2003ء میں PCBL کے نام خط اور جولائی 2003 میں لینڈ مائن مانیٹر کے نام خط میں حکومت نے ''دفاعی بارودی سرنگوں کے میدان'' کے استعمال کا اعتراف کیا ہے۔[25]

خط میں دفعی بارودی سرنگوں کا ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے۔ یہ بات نوٹ کر لیں کہ یہ

اقدامات سول آبادی کو نقصان پہنچانے سے قطع نظر صرف اور صرف بہترین قومی مفاد میں کئے گئے ہیں۔[26] ICBL نے بھی پاکستان میں بارودی سرنگوں کی وجہ سے سویلین افراد کے متاثر ہونے پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور سویلین آبادی کو سرنگوں سے متاثر ہونے سے بچانے کے اقدامات کو غیر مؤثر قرار دیا۔

CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے تحت نومبر 2003ء میں جاری کی گئی رپورٹ میں پاکستان نے مستقبل میں بھی بارودی سرنگوں کے استعمال کا عندیہ دیا ہے اور کہا ہے ''پاک بھارت سرحد کے رہائشی علاقوں کو مستقبل میں کسی بھی وقت کشیدگی کے دنوں میں بارودی سرنگوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔[27]

1999ء کے کارگل بحران کے دور میں پاکستانی فوجیوں کے ہاتھوں بارودی سرنگوں کے استعمال کی رپورٹس موجود ہیں۔[28]

پاکستان نے کشمیر میں لائن آف کنٹرول کے کچھ علاقوں میں مستقل بارودی سرنگیں نصب کی ہیں۔[29] پاکستان بھارت کے ساتھ اپنی تینوں جنگوں 1965,1947 اور 1971ء میں بارودی سرنگیں استعمال کر چکا ہے۔ تاہم اس کا اصرار ہے کہ جنگ کے بعد اس نے اپنی سرنگیں صاف کی ہیں۔

بارودی سرنگوں کا مسئلہ

CCW کے ترمیمی پروٹوکول II کے تحت نومبر 2003 میں پاکستان نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ افغانستان کے ساتھ ملحقہ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں بارودی سرنگوں کا مسئلہ ابھی تک موجود ہے جبکہ بھارت کے ساتھ سرحد پر بچھائی گئی سرنگوں کے ارد گرد مناسب حفاظتی باڑ لگائی گئی ہے اور گرد ونواح کے دیہات میں مقیم سویلین آبادی کے لیے مناسب اطلاعاتی

بندوبست کیا گیا ہے۔[30]

پاکستان کے چاروں صوبوں میں 2003ء اور 2004ء میں بارودی سرنگوں کے حادثات پیش آئے۔ مؤثر اطلاعاتی نظام اور سروے کی عدم موجودگی میں بارودی سرنگوں سے متاثرہ افراد کی صحیح تعداد کا علم نہیں ہو سکا۔ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے اور بالخصوص باجوڑ ایجنسی سب سے زیادہ بارودی سرنگوں سے متاثرہ ہیں۔ یہ علاقہ دسمبر 1979ء سے افغانستان پر روسی یلغار کی وجہ سے بارودی سرنگوں سے اٹا پڑا ہے۔ روسی اور افغان فوجی مجاہدین کا داخلہ روکنے کے لیے ہیلی کاپٹروں سے سرنگیں گراتے تھے جبکہ مجاہدین قبائلی علاقوں میں اپنے مستقر بچانے کے لیے سرنگیں بچھاتے تھے۔[31]

ہیومن سروائیول اینڈ ڈیویلپمنٹ (HSD) کی طرف سے اگست 2000ء تا اگست 2001ء میں کئے گئے سروے کے مطابق یہ سرنگیں عام استعمال کی جگہوں مثلاً زرعی اراضی اور چراگاہوں، غیر زرعی اراضی جو سوختنی لکڑی جمع کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے، آبپاشی کے کھالوں، سڑکوں اور راستوں میں بچھائی جاتی ہیں۔[32]

2001ء اور 2002ء میں بھارتی سرحد پر بچھائے گئے بارودی سرنگوں کے متعلق قومی اسمبلی کے 24 اپریل 2004 کے اجلاس میں بتایا گیا کہ سرحدی علاقوں میں سرنگوں کی وجہ سے 150 افرادان کا نشانہ بنے ہیں۔[33]

بارودی سرنگوں کے حادثات کے یہ واقعات بہاولپور، قصور، سیالکوٹ، اور ملتان کے بھارتی سرحد پر واقع اضلاع اور سندھ بلوچستان کی سرحد پر پیش آئے۔ ایک اخبار کی اطلاع کے مطابق ضلع سیالکوٹ کے ہزاروں کسان کئی سالوں سے فصل کاشت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔[24] لائن آف کنٹرول پر بھی سویلین افراد بارودی سرنگوں کا شکار ہوئے ہیں جہاں بھارت اور پاکستان دونوں نے سرنگیں بچھائی ہوئی ہیں۔

بارودی سرنگوں کی صفائی اور معاونت

نومبر 2003ء میں پاکستان نے بتایا کہ بھارت کے ساتھ سرحد پر بچھائی گئی سرنگوں کی 99 فی صد صفائی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکمل صفائی اور ان کے معائنہ کا کام ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے جو سرنگیں ابھی تک صاف نہیں ہوئی ہیں ان کے گرد مناسب حفاظتی باڑ اور اطلاعات کا مناسب بندوبست کیا گیا ہے تاکہ مقامی آبادی کو ان کے نقصانات سے بچایا جا سکے۔[35]

پاکستان نے 1989ء میں افغانستان، 1991 کی خلیجی جنگ کے بعد کویت، 1992-93 میں کمبوڈیا، 1995-98 میں انگولا، بوسنیا ہرزیگوینیا اور مغربی صحارا میں زیادہ تر اقوام متحدہ کے امن دستوں کی حیثیت بارودی سرنگوں کی صفائی میں حصہ لیا۔[36]

نومبر 2003ء میں پاکستان نے رپورٹ دی کہ پاکستان لبنان، سیرالیون اور جمہوریہ کانگو میں بارودی سرنگوں کی صفائی کے کام میں معاونت فراہم کر رہا ہے۔[37]

2003ء کی پہلی سہ ماہی میں CMDO نے باجوڑ ایجنسی کے ایک گاؤں برگبرے میں ایسوسی ایشن فار ایڈ اینڈ ریلیف (AAR) جاپان کی مالی تعاون سے بارودی سرنگوں کی صفائی کا ایک پائلٹ پراجیکٹ مکمل کیا۔ CMDO نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے زرعی زمینوں کا 3083 مربع میٹر علاقے کا سروے کیا جہاں پر کوئی بارودی سرنگ برآمد نہیں ہوا۔[28] CMDO نے مارچ 2000ء سے مارچ 2003ء تک باجوڑ ایجنسی میں بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم اور آگاہی فراہم کی۔ اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت و سلامتی کی خاطر باجوڑ ایجنسی کے کچھ لوگ اپنے میٹل ڈیٹیکٹر استعمال کرتے ہیں تاکہ مشتبہ جگہوں کو چیک کریں۔

بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم

CCW ترمیم شدہ پروٹوکول II کے تحت داخل کی گئی رپورٹ میں پاکستان نے بتایا کہ پاک بھارت سرحد پر رہائش پذیر سویلین افراد کو بارودی سرنگوں سے متعلق ضروری معلومات اور حادثے سے بچاؤ کے حفظ ماتقدم کے تمام اقدامات کی مناسب تعلیم دی گئی ہے۔[39] یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ سویلین آبادی کے لئے ایسے کون سے اقدامات کئے گئے ہیں۔

وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں مارچ 2000ء سے جاری مہم میں CMDO نے اب تک 97664 افراد تک بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم بہم پہنچائی ہے۔ 2003ء میں 34706 بچوں اور 4028 بالغ افراد نے یہ تعلیم حاصل کی۔ CMDO جو مئی 2002ء تک HSD کے نام سے کام کرتی تھی نے اگست 2000ء میں اپنا پہلا مائن سے بچاؤ تعلیمی پروگرام (MRE) شروع کیا۔[40]

2000ء میں اس نے 147 دیہات میں 24076 افراد کو اس تعلیم سے روشناس کرایا۔ 2001ء میں اس نے 18059 افراد کی تربیت کی۔ 2002ء میں اس نے 20795 افراد تک رسائی کی اور ساتھ ساتھ مقامی سطح پر شعور کی بیداری کے لیے 812 رضا کاروں کی تربیت کی۔[41]

سوئس فاؤنڈیشن فار لینڈ مائن وکٹمز ایڈ (SFLVA) جو CMDO کے پروگراموں کے لیے مالی معاونت فراہم کرتی تھی نے اپریل 2003ء میں معاونت کا سلسلہ معطل کر دیا۔[42]

یکم جنوری 2003ء کو ہینڈی کیپ انٹرنیشنل (HI) نے صوبہ بلوچستان کے مہاجر کیمپوں میں بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم کے لیے اپنے امداد کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ MRE کا یہ سلسلہ اکتوبر 2001 سے میں تین کیمپوں میں شروع کیا گیا تھا۔ 2002 میں HI نے صوبہ بلوچستان کے آٹھ مہاجر کیمپوں میں 243719 افغان مہاجرین کو MRE کی تعلیم دی۔ اس

کے ساتھ ساتھ اس نے 414 افغان مہاجرین کو بحیثیت رضا کار ٹریزز کی تربیت دی۔[43]

اطالوی NGO انٹرسوس نے بھی جنوری 2001ء سے جون 2002ء تک افغان مہاجرین کے کیمپوں میں بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم دی۔44۔

بارودی سرنگوں کے ذریعے آنے والے حادثات

پاکستان میں 2003ء کے دوران بارودی سرنگوں اور ان پھٹے اسلحہ کے 138 حادثات پیش آئے جن میں 48 افراد جاں بحق اور 90 زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں 85 سویلین تھے جن میں 14 بچے اور 11 عورتیں شامل تھیں۔[45]

SPADO نے چاروں صوبوں، قبائلی علاقوں اور آزاد کشمیر کے اعداد وشمار جمع کئے جن کے مطابق پنجاب میں 23، بلوچستان میں 55، سندھ میں 5، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں 46 اور کشمیر میں 9 حادثات 2003ء میں پیش آئے جن میں ایک افغان مہاجر خاتون بھی شامل ہے جو باجوڑ ایجنسی میں بارودی سرنگ پر پاؤں رکھ کر گھٹنوں سے اوپر تک اپنے دونوں ٹانگوں سے محروم ہوچکی ہے۔[46]

پچھلے پانچ سال کے دوران درج شدہ حادثات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم یہ اضافہ اعداد وشمار جمع کرنے کے بہتر نظام کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے۔ 2000ء اور 2002ء کے دوران لینڈ مائن مانیٹر نے بارودی سرنگوں اور ان پھٹے اسلحہ کے 290 نئے واقعات کی رپورٹ دی جن میں 2002ء میں 136 (83 جاں بحق، 53 زخمی) افراد 2001ء میں 92 (28 جان بحق ،64 زخمی) اور 2000ء میں 62 افراد بارودی سرنگوں کا شکار ہوئے۔[47]

اپریل 2004ء میں قومی اسمبلی کے اجلاس کو بتایا گیا کہ لاہور، بہاولپور، گوجرانوالہ، سندھ اور قصور کے سرحدی علاقوں میں بھارت کے ساتھ کشیدگی کے دنوں میں بچھائی گئی۔ بارودی

سرنگوں کے 150 حادثات پیش آئے جن میں 23 افراد جاں بحق اور 99 افراد ٹانگوں سے محروم ہوگئے۔ان حادثات میں وقت کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔[48]

2004ء بھی حادثات جاری ہیں۔جنوری سے جون کے دوران 32 واقعات ذرائع ابلاغ میں رپورٹ ہوئے جن میں 5 افراد جاں بحق اور 27 زخمی ہوئے۔ان حادثات میں ایک خاتون اس وقت اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھی جب وہ گندم کے فصل کی کٹائی کر رہی تھی۔[49]

کرم ایجنسی میں ایک دوسرے حادثے میں ایک کسان بارودی سرنگ پر پاؤں رکھ کر اپنے دائیں ٹانگ سے محروم ہوگیا جبکہ دیگر تین بچے جن کی عمریں پانچ، سات اور نو سال تھیں بارودی سرنگ سے کھیلتے ہوئے زخمی ہوئے۔[50]

ملک میں اطلاعات درج کرنے کا کوئی جامع نظام نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر حادثات درج نہیں ہوئے۔PCBL نے بارودی سرنگوں اور ان پھٹے اسلحے کے متعلق مختلف ذرائع مثلاً اخبارات، قبائلی علاقوں کے ایجنسی ہیڈکوارٹر ہسپتال، معذوروں کی بحالی اور سماجی بہبود کے مرکز، باجوڑ ایجنسی میں CMDO کے حاصل کردہ اعداد وشمار اور بارودی سرنگوں کے علاقوں کے دوروں سے معلومات حاصل کئے۔PCBL نے 1980ء سے 2002ء تک بارودی سرنگوں اور ان پھٹے اسلحہ کے 1038 واقعات رپورٹ کئے جن میں 377 افراد جاں بحق 566 زخمی اور 95 نامعلوم تھے۔ان حادثات میں 71 فی صد مرد جبکہ 29 فی صد خواتین تھیں۔[51]

ستمبر 2003ء میں 7 پاکستانی یونان میں غیر قانونی طریقے سے داخلے کی کوشش میں بارودی سرنگ پر پاؤں رکھ کر جاں بحق ہوئے۔[52]

دسمبر 2002ء میں ایران میں 5 پاکستانی اس وقت جاں بحق ہوئے جب ان کی گاڑی پاکستانی سرحد کے نزدیک بارودی سرنگ سے جا ٹکرائی۔[53] بارودی سرنگوں کے حادثے میں زندہ بچے جانے والے افراد کی معاونت کے لئے بارودی سرنگوں سے متاثرہ علاقوں کے نزدیک

فنی، جراحی یا ابتدائی طبی امداد کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔زخمی افراد کو زیادہ تر نجی گاڑیوں اور بعض صورتوں میں ایمبولنس کے ذریعے بڑے شہروں کے ہسپتالوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔سویلین افراد کو ادویات، علاج اور نقل وحمل کے اخراجات خود برداشت کرنے پڑتے ہیں۔فوجی اہلکاروں کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال (CMH) میں مفت علاج کی علیحدہ سہولیات دستیاب ہیں۔

بارودی سرنگوں کا شکار ہونے والے افغان مہاجرین بھی پاکستانی طبی سہولیات سے استفادہ کرتے ہیں جو اس گنجان آباد ملک کے وسائل پر یک اضافی بوجھ ہے۔باجوڑ ایجنسی میں صرف ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں ابتدائی طبی امداد کی سہولت دستیاب ہے اور بعض صورتوں میں سرنگوں کے شکار فرد کے لیے ٹرانسپورٹ کی فراہمی ایک مسئلہ ہوتا ہے۔[54]

2002ء میں ریسکیو آپریشن آف اسلامک ریلیف یو کے اور مائن ایڈوائزری گروپ نے OXFAM کے تعاون سے ایک ایک ایمبولینس باجوڑ اور کرم ایجنسی کے متاثرین کی امداد کے لیے CMDO کو عطیہ کردیا جس سے CMDO کے پاس پہلے سے موجود وسائل میں بہترین طبی امداد کے ساتھ متاثرین کے انخلا میں مدد کی بڑی سہولت ملی۔[55]

بارودی سرنگوں سے متاثرہ علاقوں میں حکومت کی طرف سے بحالی کا کوئی پروگرام میسر نہیں۔مصنوعی اعضا لگوانے کی سہولیات دستیاب ہیں لیکن چونکہ مریض کو خود اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں جس کے لیے ان کے پاس وسائل کی کمی ہے۔

مقامی NGO ایسوسی ایشن فار دی ری ہیبی لیٹیشن آف دی فزیکلی ڈس ایبلڈ نے ایکشن فار ڈس ایبیلٹی یو کے کے تعاون سے معذوروں کے لیے اعضاء کی فراہمی، بحالی اور دستکاری تربیت کا کام شروع کیا۔یہ پروگرام اپریل 2001ء سے 31 مارچ 2004ء تک جاری رہا جس میں پاک افغان سرحد کے نزدیک بارودی سرنگوں کے متاثرین کے لیے دستکاری کے دس مختلف تربیتی پروگرام ترتیب دیئے گے۔خدمات کی بہتر دستیاب کے لئے سرحدی علاقوں میں 9 مراکز قائم کئے گئے۔2003ء میں RCPD نے 864 افراد بشمول 458 متاثرین بارودی

سرنگیں 118 مصنوعی اعضاء، 54 وہیل چیئرز اور 152 بیساکھیاں فراہم کیں۔ 2002ء میں 988 افراد بشمول 635 متاثرین بارودی سرنگیں کی مدد کی گئی جبکہ 2001ء میں 759 متاثرین بارودی سرنگوں کو معاونت فراہم کی گئی۔ اس پروگرام کے لیے مالی امداد ڈیانا، پرنسز آف ویلز میموریل فنڈ نے فراہم کی۔[56]

سوئس فاونڈیشن فارلینڈ مائن وکٹمز ایڈ نے مارچ 2000 سے مارچ 2003 تک CMDO کو باجوڑ ایجنسی میں بارودی سرنگوں سے متعلق اعداد وشمار جمع کرنے اور متاثرین کی بحالی کے لیے مالی معاونت فراہم کی۔ جون 2001ء سے CMDO نے دو مریض فی مہینہ کے حساب سے 64 افراد جس میں زیادہ تر 15 سال سے کم بچے تھے، کی مکمل بحالی میں مدددی جن میں ٹرانسپورٹ، رہائش اور علاج کے اخراجات شامل تھے۔ پاکستان پراستھیٹک اینڈ آرتھوٹک سروسز (PIPOS) پشاور نے بحالی کی سہولیات فراہم کیں۔ فروری 2003ء میں CMDO نے ہیومینیٹرین میڈیکل ایڈ اینڈ ڈیویلپمنٹ رسپانس انٹرنیشنل یوکے، کے اشتراک سے کرم ایجنسی میں ایک نئے کثیر جہتی مائن ایکشن پراجیکٹ کا آغاز کیا۔ اس پراجیکٹ کا ارتکاز بارودی سرنگوں اور ان پھٹے اسلحہ سے متاثرہ افراد کی جسمانی بحالی اور فزیوتھراپی کے ساتھ مصنوعی اعضاء سماجی اور معاشی بہبود فراہم کرنا تھا۔ 2003ء کے دوران CMDO نے 17 متاثرین کو مصنوعی اعضاء اور 125 متاثرین کو فزیوتھراپی کی سہولیات بلا معاوضہ فراہم کیں۔ تائیوان کے ایڈن ویلفیئر فاؤنڈیشن نے 2003ء میں CMDO کے ذریعے بارودی سرنگوں کے متاثرین میں 100 وہیل چیئرز تقسیم کئے۔[57]

2003ء اور 2004ء کی پہلی سہ ماہی میں ہیومن ڈیویلپمنٹ پروموشن گروپ (HDPG) نے بارودی سرنگوں کے 15 متاثرین کو مصنوعی ٹانگیں، طبی معاونت اور فزیوتھراپی کی سہولیات فراہم کیں۔ HDPG نے باجوڑ ایجنسی کے متاثرین کو سفر کی مفت سہولیات بھی فراہم کیں۔ اس پروگرام کی مالی معاونت امریکہ کی ورلڈ چلڈرن فاؤنڈیشن (WCF) اور فرسٹ ہینڈ فاؤنڈیشن کرتے ہیں۔[58]

صوبہ بلوچستان میں نومبر 2000 سے جولائی 2004ء تک مرسی کور سکاٹ لینڈ نے کرسچین ہسپتال کوئٹہ کے تعاون سے بلوچستان میں بحالی پروگرام میں مدد دی۔ مذکورہ ہسپتال کے آرتھوپیڈک ورکشاپ نے کوئٹہ اور تین مہاجر کیمپ میں رہائش پذیر پاکستانی اور افغان معذور افراد کو معاونت فراہم کی۔ یہ ورکشاپ بچوں اور بڑوں کو مصنوعی ٹانگیں اور فزیوتھراپی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ جنوری 2003ء سے مئی 2004 تک 1903 افراد نے فزیوتھراپی کروائی، 839 افراد نے مصنوعی اعضاء لگوائے، 191 افراد نے اعضاء کی مرمت کروائی اور بارودی سرنگوں کے چار متاثرین کی معاونت کی گئی۔ مرسی کور نے رپورٹ دی ہے کہ بارودی سرنگوں کے متاثرین میں کمی آئی ہے۔ اس پروگرم کے لئے مالی امداد ڈیانا پرنسز آف ویلز میموریل فنڈ نے فراہم کی۔ اگرچہ مرسی کور سکاٹ لینڈ نے پروگرام میں حصہ لینا ترک کر دیا ہے لیکن کرسچین ہسپتال ابھی تک خدمات فراہم کر رہا ہے اور اس سلسلے میں ICRC سے بات چیت میں مصروف ہے۔[59]

جولائی سے دسمبر 2002ء تک، ہینڈی کیپ انٹرنیشنل نے تین افغان مہاجر کیمپوں (چرمن، محمد خیل اور لورالائی) میں فزیوتھراپی اور بحالی کی دیگر خدمات فراہم کیں۔ بارودی سرنگوں کے متاثرین سمیت 4183 افراد اس پروگرام سے مستفید ہوئے۔[60]

باجوڑ اور دیگر قبائلی علاقوں کے پاکستانی متاثرین افغانستان میں قائم ICRC کے قائم کردہ ورکشاپ سے استفادہ کرتے ہیں۔ تاہم القاعدہ کے خلاف امریکی اور پاکستانی فوجوں کے آپریشنز کی وجہ سے اب سرحد پار کرنے میں مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[61]

پاک بھارت سرحد پر کشیدگی کے دوران سرحدی علاقوں میں بارودی سرنگوں سے متاثرہ افراد کے لیے حکومت نے معاوضے کا اعلان کیا ہے۔ جاں بحق ہونے والے فرد کے پسماندگان کو 50,000 روپے (823 ڈالر) جبکہ زخمی ہونے والے فرد کو 10,000 سے 25,000 روپے (165 سے 412 ڈالر) ادا کئے جاتے ہیں جس کا دارومدار زخمی کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ قومی اسمبلی کے بعض ممبران کے خیال میں جاں بحق ہونے والے فراد کے لیے یہ ادائیگی بہت کم ہے۔ اپریل

2004ء تک 35 لاکھ روپے (57,635 ڈالر) ان افراد میں تقسیم کئے جا چکے تھے۔ حکومت کی طرف سے تصدیق کا کام مکمل ہونے پر مزید لوگوں کو بھی ادائیگیاں کی جائیں گی۔[62]

پاکستان سے بارودی سرنگوں کے دو متاثرین نے بارودی سرنگوں کے خلاف آواز اُٹھانے کی تربیتی پروگرام میں 2003 میں شرکت کی۔

حوالہ جات

1۔ نیویارک اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے مسودہ قرارداد A / C 1 / 5 7 / L 3 6 مورخہ 23 اکتوبر 2002ء پر وضاحتی ووٹ، سٹریٹجک پلان ڈویژن، ADCA ڈویژن، جوائنٹ سٹاف ہیڈ کوارٹرز، چکلالہ کینٹ کا PCBL کے کوآرڈی نیٹر کے نام 14 فروری 2002 کا مکتوب، نیپال میں پاکستان کی سفیر فوزیہ نسرین کا لینڈ مائن مانیٹر کے جنوبی ایشیا شاخ کے اجلاس سے خطاب 29 جنوری 2001ء اور اقوام متحدہ میں پاکستانی مشن کے سفیر انعام الحق کا ICBL کے سٹیفن گوز کے نام 15 نومبر 1999 کا مکتوب۔

2۔ CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے ممبر ممالک کی چوتھی سالانہ کانفرنس سے پاکستان کا خطاب، جائنٹ سٹاف ہیڈ کوارٹرز کا 14 فروری 2002 کا مکتوب، عبدالمعیز بخاری ڈائریکٹر جنرل (ڈس آرمامنٹ) وزارت خارجہ، اسلام آباد کا ICBL کے سٹیفن گوز کے نام مکتوب نمبر DSMT-1/11/01 مورخہ 27 جنوری 2001ء CWC کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے ممبر ممالک کی پہلی کانفرنس سے پاکستان کا خطاب صفحہ 5۔

3۔ جنیوا میں CWC کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کی پانچویں کانفرنس منعقد 26 نومبر 2003ء سے پاکستان کا خطاب۔

4۔ اقوام متحدہ کے سلامتی کونسل کے 4858 نمبر اجلاس S/PV4858 مورخہ 13 نومبر 2003ء میں پاکستان کا بیان

5۔ پاکستان نے مارچ 2000ء اور مئی 2002ء میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کے اجلاسوں میں شرکت کی۔

6۔ C C W کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے ممبر ممالک کی کانفرنس منعقدہ 2 6 نومبر 2003 میں پاکستان کا بیان

7۔ PCBL کے کوآرڈی نیٹر کے نام جائنٹ سٹاف ہیڈ کوارٹرز۔ چکلالہ کینٹ کا 14 اپریل

2002 کا مکتوب۔

8۔ ملاحظہ کیجئے CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کا فارم C آرٹیکل 13 کے تحت جمع کی گئی رپورٹ مورخہ 26 نومبر 2003، 15 اکتوبر 2002 اور 10 دسمبر 2001۔

9۔ CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے آرٹیکل 13 کے تحت جمع کی گئی رپورٹ کا فارم D 10 دسمبر 2001۔

10۔ جائنٹ سٹاف ہیڈکوارٹرز کا 14 فروری 2002 کا مکتوب۔ پہلے پاکستان نے کہا تھا کہ اس نے 1991 سے کوئی برآمد نہیں کی تھی۔

11۔ CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے آرٹیکل 13 کے تحت جمع کی گئی رپورٹ کا فارم D، 10 دسمبر 2001۔

12۔ ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2000 کا صفحہ نمبر 525 اور لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2001 کا صفحہ نمبر 568۔

13۔ جائنٹ سٹاف ہیدکوارٹر کا 14 فروری 2002ء کا مکتوب

14۔ ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2000 کے صفحات 523 تا 525، لینڈ مائن مانیٹر 2002 کا صفحہ نمبر 725

15۔ روزنامہ نیوز اسلام آباد، 16 ستمبر 2003

16۔ روزنامہ دی نیوز (فاٹا، پاکستان) 3 اکتوبر 2003

17۔ اے ایف پی، 15 اگست 2003

18۔ ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2000 کا صفحہ نمبر 525

19۔ جائنٹ سٹاف ہیڈکوارٹرز کا 14 اپریل 2002 کا مکتوب۔ پاکستان نے معاہدے میں تاخیر کا حق استعمال کرتے ہوئے 9 سال کا عرصہ منتخب کیا جس کی حتمی تاریخ 3 دسمبر 2007ء ہے۔

20۔ روزنامہ اپ سٹریم (پاکستان)، پی، پی آئی (ملتان) 22 اگست 2003۔

21۔ روزنامہ دی نیوز اسلام آباد، 30 نومبر 2003

22۔ روزنامہ دی نیوز (لورالائی) 29 جنوری 2004۔

23۔ ایسوسی ایٹڈ پریس (کوئٹہ) 7 جون 2004۔

24۔ CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے آرٹیکل 13 کی رپورٹ، فارم-B، 26 نومبر 2003۔

25۔ جائنٹ سٹاف ہیڈکوارٹر کا PCBL کے نام 10 مارچ 2003 کا مکتوب

26۔ عارف ایوب، ڈائریکٹر جنرل (UN اینڈ ڈس آرمامنٹ) وزارت خارجہ، اسلام آباد کا لینڈ مائن مانیٹر کے میری ویرہم کے نام مکتوب نمبر DSMT-1/903 مورخہ 15 جولائی 2003۔

27۔ CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے آرٹیکل 13 کی رپورٹ، فارم-A، مورخہ 26 نومبر 2003۔

28۔ ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2001 صفحہ نمبر 569۔

29۔ جائنٹ سٹاف ہیڈکوارٹرز کا 14 اپریل 2002ء کا مکتوب

30۔ CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے آرٹیکل 13 کی رپورٹ، فارم-A، مورخہ 26 نومبر 2003۔

31۔ رائے میکگراتھ، HSD کی کتاب شائع شدہ اگست ستمبر 2000

"Assessment of organizational Structure and of operation and plans in response to landmines and Uxo-affected communities in the Federally Adminstered Tribal Agencies of Pakistan.

32۔ ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2002 صفحہ نمبر 727۔

33۔ روزنامہ دی نیوز 2 اپریل 2004۔
34۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا (سیالکوٹ) 9 اگست 2003۔
35۔ CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے آرٹیکل 13 کی رپورٹ، فارم-B، 26 نومبر 2003۔
36۔ جنیوا میں 10 دسمبر 2001 کو بارودی سرنگوں سے پاک دنیا میں پاکستان کے کردار پر تقسیم کیا گیا بروشر، اقوام متحدہ کے سلامتی کونسل کے اجلاس میں 13 نومبر 2003ء کو پاکستان کا بیان۔
37۔ اقوام متحدہ کے سلامتی کونسل کے اجلاس میں 13 نومبر 2003ء کو پاکستان کا بیان
38۔ لینڈ مائن مانیٹر کے سوالنامے کے سلسلے میں منیر خان، مائن ایکشن منیجر، CMDO کا جواب یکم جون 2004۔
39۔ CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے آرٹیکل 13 کی رپورٹ، فارم -A، مورخہ 26 نومبر 2003۔
40۔ CMDO کا جواب یکم جون 2004۔
41۔ ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2003 صفحہ 663۔
42۔ سوئس فاؤنڈیشن فار لینڈ مائن وکٹمز ایڈ کا دستمبر 2004 کا ای میل
43۔ جین گھیتر ہیمنز، ہینڈی کیپ انٹرنیشنل کوئٹہ کی رپورٹ دسمبر 2002
44۔ انٹرسوس کے MRE سینئر آفیسر پیا سان ٹینی کا 7 ستمبر 2004 کا ای میل۔
45۔ SPADO کے پاس بارودی سرنگوں اور ان پھٹے اسلحہ سے متعلق اعداد و شمار کا ڈیٹا بیس موجود ہے جو اخبارات، فیلڈ کے دوروں اور بارودی سرنگوں سے متعلق کام کرنے والی NGOs سے جمع کئے گئے ہیں۔
46۔ CMDO کی بارودی سرنگوں اور ان پھٹے اسلحے سے متعلق رپورٹ 18 اپریل 2003۔
47۔ ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2003ء صفحہ 664، لیند مائن مانیٹر رپورٹ 2002ء صفحہ 728

48۔ روزنامہ دی نیوز انٹرنیشنل 2 اپریل 2004
49۔ لینڈ مائن مانیٹر کا سات اخباری رپورٹوں کا جائزہ، جنوری تا جون 2004ء۔
50۔ CMDO کا بارودی سرنگوں کے حادثات کے متعلق رپورٹ، جون 2004ء۔
51۔ مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2003ء صفحہ 664
52۔ ایسوسی ایٹڈ پریس (ایتھنز) 29 ستمبر 2003ء۔
53۔ اے ایف پی، 20 دسمبر 2002ء۔
54۔ ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2003 صفحہ 729۔
55۔ ملاحظہ کیجئے لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2003 صفحہ 665۔
56۔ فرحت رحمٰن، ڈائریکٹر، CBR پروگرام، ایسوسی ایشن فار دی ری ہیبی لیٹیشن آف دی فزیکلی ڈس ایبلڈ کا لینڈ مائن مانیٹر کے سوالنامے کا جواب، 19 اپریل 2004 اور یکم جولائی 2003ء۔
57۔ CMDO کا جواب، یکم جون 2004، لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2003 صفحہ۔665
58۔ مراد علی اسٹنٹ ڈائریکٹر، HDPG کا لینڈ مائن مانیٹر کے سوالنامے کا جواب، 19 اپریل 2004۔
59۔ پیریٹاری کونن، پروگرام آفیسر، مرسی کور سکاٹ لینڈ کا لینڈ مائن مانیٹر کے سوالنامے کا جواب 30 اگست 2004ء، مزید ملاحظہ کیجئے لینڈ مائنِ مانیٹر رپورٹ 2002ء صفحہ 730۔
60۔ لینڈ مائن مانیٹر رپورٹ 2003ء صفحہ 665
61۔ ممتاز، فزیوتھراپسٹ، مرسی ہسپتال پشاور سے انٹرویو، 12 اپریل 2004۔
62۔ روزنامہ دی نیوز انٹرنیشنل، 2 اپریل 2004۔